Misconception: Islam promotes honour killings of women/men

غلط فہمی : اسلام خواتین \ مرد کی غیرت کے نام پر قتل کو فروغ دیتا ہے۔

پس منظر : غیرت کے نام پر قتل تب کیا جاتا ہے جب خاندان کے ایک یا ایک سے زیادہ اراکین کی طرف سے خاندان کے ایک رکن کو قتل کیا جاتا ہے ، جب انھیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ مقتول ان کے خاندان کے لیے ذلت کا باعث بنا ہے ۔ مقتول عام طور پر خواتین ہوتی ہیں لیکن مرد بھی ہو سکتے ہیں ۔

قرآن ایک انسان کی زندگی کو ایک بہت بڑئے اعلی درجے پر فائز کرتا ہے اور بہت محدود حالات کے پیش نظر ایک انسان کی جان لینے کی اجازت دیتا ہے:

" اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا : "کہ جس نے کوئی جان قتل کی، بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے ؛ تو گویا اس نے سب لوگوں قتل کیا ! اور جس نے ایک جان کو بچا لیا ، اس نے گویا سب لوگوں کو بچا لیا۔"

[32 : 5]

----- اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ، اسے ناحق نہ مارو ---

[151 : 6]

"اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرئے ، تو اس کا بدلہ جہنم ہے ، کہ مدتوں اس میں رہے ، اور اللہ نے اس پر غضب کیا ، اور اس پر لعنت کی ، اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب ۔ " [93 : 4]

یہ بات غور کرنی چاہیے کہ قرآن میں کہیں پر بھی ایک شخص کو قانون ہاتھ میں لینے اور جج ، جیوری اور جلاد بننے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ یہاں " انصاف " سے مراد قانون کی عدالت ہے ۔ اس کے علاوہ ، قرآن مجید میں موت کی سزا صرف قتل کی کاروائیوں اور زمین میں فساد پیدا (یعنی ایک بڑئے پیمانے پر) کرنے والوں کے لیے ہے ، جیسے کہ اوپر دیکھایا گیا ہے۔

بعض اوقات بدکاری کرنے کی وجہ سے غیرت کے نام پر قتل کیا جاتا ہے ، لیکن قرآن میں اس کی بھی سزا سزائے موت نہیں ہے ۔ اس کے لیے [24 : 2] دیکھیں ۔

قرآن مجید میں مساوی حقوق کا ذکر بار بار کیا جاتا ہے تو اس صورت میں کسی جرم کی سزا کا فیصلہ کرتے وقت قرآن کو مد نظر رکھا جائے۔

"اور وہ کہ جب انھیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں ۔ اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بےشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔" [42 : 39 – 40]

پس کسی ایک انسان کی عزت یا خاندان کی عزت کے لیے مساوی بنیادوں پر سمجھوتا کرنا قتل کرنے کے مساوی نہیں ہو سکتا۔